9276- عورت کی نماز کا طریقہ بھی مرد کی نماز کی طرح ہی ہے

سوال

میری گزارش ہے کہ آپ مجھے بتائیں کہ نماز میں عورت کے بیٹھنے کا صحیح طریقہ کیا ہے، اسی طرح میری گزارش ہے کہ آپ عورتوں کے ساتھ مقارنہ کرتے ہوئے مرد کے بیٹھنے کا مخصوص طریقہ اور فرق واضح کریں ؟

پسندیدہ جواب

عورت کی نماز کی ہر حالت سجدہ اور
بیٹھنے وغیرہ میں بالکل مرد کی طرح ہی ہے، اس کے دلائل درج ذیل ہیں :

1– رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
فرمان ہے :

" تم نماز اس طرح ادا کرو جس طرح تم
نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے "

رواہ البخاری.

یہ خطاب مرد اور عورت سب کو شامل ہے.

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی کہتے
ہیں :

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
نماز کے طریقہ میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس میں مرد اور عورت برابر ہیں، سنت
نبویہ میں کوئی بھی دلیل نہیں ملتی جو یہ تقاضا کرتی ہو کہ اس میں سے کچھ میں
عورتیں مستثنی ہیں بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمومی فرمان :

" تم نماز اس طرح ادا کرو جس طرح تم
نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے "

عورتوں کو بھی شامل ہے. "

دیکھیں : صفۃ الصلاۃ النبی صلی اللہ
علیہ وسلم صفحہ نمبر (189).

2- رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
عمومی فرمان ہے :

"نہیں سوائے اس بات کہ عورتیں مردوں
کی شقائق ہیں"

سنن ابوداود حدیث نمبر (204) سنن
ترمذی حدیث نمبر (105) دونوں نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے اور مسند دارمی نے
انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے حدیث نمبر (764).

عجلونی کہتے ہیں :

ابن قطان کا کہنا ہے : یہ حدیث عائشہ
رضی اللہ تعالی عنہا کے طریق سے ضعیف ہے، اور انس رضی اللہ تعالی عنہ کی طریق سے
صحیح.

دیکھیں : کشف الخفاء (248/1).

خطابی رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

اس میں فقاہت یہ ہے کہ : جب مذکر کے
الفاظ سے خطاب کیا جائے تو یہ عورتوں کو بھی خطاب ہوگا، لیکن مخصوص جگہوں میں جہاں
تخصیص کی دلیل مل جائے. اھ

اور بعض علماء کرام کا کہنا ہے :

عورت مرد کی طرح نہیں بیٹھے گی، اس
میں انہوں نے دو ضعیف حدیثوں سے استدلال کیا ہے :

امام بیہقی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اس مسئلہ میں دو ضعیف حدیثیں مروی
ہیں اس طرح کی احادیث قابل حجت نہیں، وہ احادیث درج ذیل ہیں :

عطاء بن عجلان کی حدیث جوانہوں نے
ابو نضرۃ العبدی عن ابی سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کی ہے کہ :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
مردوں کو اپنے سجدوں میں کشادگی اور کھل سجدہ کرنے کا حکم دیتے، اور عورتوں کو حکم
دیتے کہ وہ اپنے سجدوں میں نیچی ہوا کریں، اور تشھد میں مردوں کو بایاں پاؤں بچھانے
اور دایاں کھڑا کرنے اور عورتوں کو چارزانو ہو کر بیٹھنے کا حکم دیتے"

حدیث بیان کرنے کے بعد امام بیہقی
رحمہ اللہ کہتے ہیں، یہ حدیث منکر ہے. اھ

اور دوسری حدیث درج ذیل ہے :

ابو مطیع الحکم بن عبداللہ البلخی
کی ہے جوانہوں نے عمر بن ذر عن مجاہد عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے
بیان کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب نماز میں عورت بیٹھے تو اپنی
ایک ران دوسری پر رکھے، اور جب سجدہ کرے تو اپنا پیٹ اپنی دونوں رانوں سے لگائے تو
یہ اس کے لیے زیادہ ستر کا باعث ہے، اور اللہ تعالی اس کی طرف دیکھتا ہے تو فرماتا
ہے اے میرے فرشتو میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں میں نے اس عورت کو بخش دیا"

سنن البیھقی الکبری (222/2).

یہ حدیث ضعیف ہے، کیونکہ یہ ابو مطیع
البلخی کی روایت ہے، اس کے متعلق ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

ابن معین کا کہنا ہے : لیس بشیئ، اور
مرہ نے اسے ضعیف کہا ہے، اور امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ ضعیف اور صاحب
الرائے ہے، اور امام نسائی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : ضعیف ہے"

دیکھیں : لسان المیزان (334/2).

اور ابن عدی رحمہ اللہ تعالی کہتے
ہیں :

"اور ابو مطیع اپنی احادیث میں بین
الضعف ہے، اور عام طور اس کی روایت کی متابعت نہیں کی جائیگی.

دیکھیں : الکامل فی ضعفاء الرجال (2
/214).

تیسری حدیث :

یزید بن ابو حبیب بیان کرتے ہیں کہ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے والی دو عورتوں کے پاس سے گزرے تو فرمانے
لگے :

"جب تم سجدہ کرو تو اپنا گوشت زمین
کے ساتھ ملا لینا؛ کیونکہ اس میں عورت مرد کی طرح نہیں ہے"

اسے ابوداود نے مراسیل صفحہ نمبر (
118) میں اور امام بیہقی نے (223/2) میں روایت کیا ہے.

اور یہ حدیث مرسل ہے، جو کہ ضعیف کی
ایک قسم ہے.

اور ابن ابو شیبہ نے مصنف ابن ابی
شیبہ میں ایک بعض سلف سے ایک اثر بیان کیا ہے.جس میں عورت اور مرد کی نماز میں فرق
بیان ہوا ہے.

دیکھیں : مصنف ابن ابی شیبہ (242/1
).

لیکن دلیل اور حجت تو رسول کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کی کلام اور حدیث میں ہے.

پھر بعض سلف رحمہم اللہ سے نماز میں
مرد و عورت کی برابری کے متعلق بھی روایات ہیں.

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی کہتے
ہیں :

ام درداء رحمہا اللہ نماز میں مرد کی
طرح ہی بیٹھا کرتی تھیں اور یہ فقیہ عورت تھیں.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے "
فتح الباری " میں بیان کیا ہے کہ :

ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ کی دو
بیویاں تھیں، ان دونوں کو ام درداء کہا جاتا تھا، بڑی تو صحابیہ ہیں، اور چھوٹی
تابعیہ، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اختیار یہ کیا ہے کہ یہاں امام بخاری کی کلام
میں چھوٹی مراد ہیں.

مزید معلومات کے لیے آپ سوال نمبر (
38162) کے جواب کا
مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .